تفسیر بیضاوی پر
حاشیہ سیالکوٹی

ڈاکٹر محمد طفیل

ملا عبدالحکیم سیالکوٹی جہانگیر اور شاہ جہان کے دور کے ایک بلند پایہ فاضل اور صاحب تصانیف عالم تھے وہ اپنی تصنیفات کی وجہ سے سارے عالم میں مشہور ہیں مغل دور میں سیالکوٹ کو ایک علمی مرکز کا درجہ حاصل تھا اور بہت سے طالبان علم اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے اس شہر کا رخ کیا کرتے تھے۔(۱)

ملا عبدالحکیم سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ان کے والد گرامی کا نام شمس الدین تھا وہ ملا کمال کشمیری کے تلامذہ میں سے تھے اور حدائق الحنفیہ کے بیان کے مطابق انہوں نے بہت سے بزرگوں سے اکتساب فیض کیا تھا' بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی سے انہیں روایت حدیث کی اجازت حاصل تھی۔(۲)

شیخ عبداللہ جان لاہوری نے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے صاحبزادے عبداللہ کے ذریعے سے ملا سیالکوٹی کی کتابوں کی روایت کی ہے۔ انہوں نے اپنی ساری عمر درس و تدریس میں صرف کی۔

اکبر نے لاہور میں جو مدرسہ قائم کیا تھا ملا سیالکوٹی اس میں استاد تھے اور اس طرح وہ ایک لمبے عرصے تک لاہور میں قیام پذیر رہے' غالباً" یہی وجہ ہے کہ انہیں فاضل لاہوری کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

انہیں شاہ جہان کے عہد میں نمایاں شہرت میسر آئی جب وہ دربار شاہی میں آتے جاتے تھے' انہیں شاہ جہان کے ہاں خاص مقام حاصل تھا اور ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں انہیں دو بار سونے میں تلوایا گیا اور وہ سونا انہیں بطور عطیہ دیدیا گیا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خوشحال زندگی گزاری۔

شاہ جہان کے دور میں بھی ملا عبدالحکیم سیالکوٹی لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کے علمی مقام کا یہ عالم تھا کہ ان کا سارے ہندوستان میں فتویٰ تسلیم کیا جاتا تھا۔(۳) ان کی وفات ۱۰۶۷ھ میں ہوئی۔(۴)

علمی کاموں میں، حواشی اور شرح لکھنے میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کو بلند مقام حاصل ہے۔ وہ اسلامی علوم جیسے تفسیر، علم کلام، اصول فقہ، فلسفہ، منطق، علم صرف اور بلاغت کے بہت بڑے فاضل تھے۔ انہوں نے مذکورہ مضامین میں سے ہر ایک میں اپنی یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ ان میں سے اکثر اس وقت کی مقبول کتابوں کے علمی حواشی ہیں۔ ان کے بارے میں محمد صالح کمبوہ کا بیان ہے کہ انہوں نے بلند پایہ اساتذہ علم کی کتابوں پر پُر مغز اور علمی حاشیے لکھے۔ فاضل مصنف کی درج ذیل تصانیف ہمیں معلوم ہو سکی ہیں:

۱۔ **حاشیة** تفسیر البیضاوی

۲۔ **حاشیة** مقدمات تلویح

۳۔ **حاشیة** علی المطول طبع قسطنطنیہ ۱۳۶۰ھ، طبع ثانی، قم ۱۴۰۴ھ

۴۔ **حاشیة** میر سید شریف

۵۔ **حاشیة علیٰ** شرح مواقف

۶۔ **حاشیة** شرح عقائد تفتازانی

۷۔ **حاشیة** خیالی

۸۔ **حاشیة** شرح شمسیہ

۹۔ **حاشیة علیٰ** شرح المطالع

۱۰۔ **حاشیة** شرح ملا صدر

۱۱۔ **حاشیة** عبد الغفور مع تکملہ، طبع لکھنؤ

۱۲۔ **حاشیة** شرح العقائد دوانی

۱۳۔ **حاشیة علیٰ** شرح **ہدایۃ الحکمۃ**

۱۴۔ **حاشیة** شرح **حکمۃ** العین

۱۵۔ **حاشیة** مراح الارواح

۱۶۔ **تکملۃ حاشیة** عبد الغفور

۱۷۔ در ثمین

آخری دو کتابوں کا ذکر آزاد بلگرامی نے کیا ہے۔(۵)

۱۸۔ دلائل التجدید

۱۹۔ **حاشیة** شرح التہذیب

۲۰۔ القول المحیط

۲۱۔ **حاشیة** سیالکوٹی **علیٰ** تصریف(۶)

۲۲۔ **حاشیة** الکشاف

۲۳۔ **حاشیة** الحسامی طبع لکھنؤ ۱۳۶۰ھ

۲۴۔ **الرسالۃ** الخاقانیہ

۲۵۔ **زبدۃ الافکار**(۷)

۲۶۔ **الدرۃ الفریدۃ** فی تحقیق مسئلہ العلم

۲۷۔ شرح **القطبی** ۔ المجموع الحواشی ۔ طبع **دارالاشاعۃ** العربیہ کوئٹہ

ان کی شروح اور حواشی بہت مقبول ہوئے اور درس نظامی کے اساتذہ آج تک ان کے حواشی و شروح سے استفادہ کر کے طلباء کو درس دیتے ہیں۔ ان کی تصانیف کے بارے میں صاحب سبعۃ المرجان فی آثار ہندوستان نے لکھا ہے۔

لہ تصانیف غراء واثرہ فی الامم۔ رائجۃ فی دیار العرب والعجم(۱)

عبداللہ بن عمر البیضاوی کی ادوار التنزیل واسرار التاویل کو قران حکیم کی تفاسیر میں ایک بلند مقام حاصل ہے اگرچہ یہ قرآن حکیم کی مکمل تفسیر ہے تاہم محققین کا خیال ہے کہ اس میں بہت سے مسائل ایسے ہیں جن پر تفصیل سے بحث نہیں ہوئی۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ عرصہ دراز سے داخل نصاب رہی ہے اور اب بھی برصغیر میں البیضاوی' جلالین اور کشاف تینوں کتابیں کسی نہ کسی صورت میں دینی مدارس اور جامعات میں شامل نصاب ہیں اور انہیں اس خطہ میں انتہائی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ یہ کتابیں چونکہ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھی گئی تھیں۔ اس لئے علماء نے ان تینوں تفاسیر پر حواشی لکھے۔ تفسیر البیضاوی کی بہت سے اہل علم لوگوں نے مختلف انداز میں تشریح کی ہے۔ مگر ان سب میں ملا عبدالحکیم کا حاشیہ بہت وقیع اور اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بہت سے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اور یہ کتاب طبع بھی ہوچکی ہے۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانہ میں مسلسل نمبر۴۲ پر ہے۔ نیز یہ کتاب دوسری بار ۱۹۷۵ میں کوئٹہ سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

ملا صاحب کی یہ تصنیف تفسیر البیضاوی کے ابتدائی پونے دو پاروں کی تشریح ہے۔ چونکہ یہ حصہ اہم مسائل سے بحث کرتا ہے اور عموماً" شامل نصاب رہا ہے' اس لئے ملا صاحب نے اس حصہ کی تشریح کرنا زیادہ ضروری سمجھا۔ کتاب کے آخر میں انہوں نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ بعد میں وہ اپنا کام مکمل کریں گے لیکن مذکورہ حصے کے بعد غالباً" وہ نہ لکھ سکے۔ ان کی یہ شرح دوسرے پارے کے ثلث سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۹ تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔

مصنف کا مقصد تفسیر البیضاوی کی مشکلات کو حل کرنا ہے۔ یہ بات بھی ان کے پیش نظر ہے کہ دوسروں کو اسے سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے البیضاوی کے چھوٹے چھوٹے جملوں اور کہیں کہیں پر مبہم تفسیر کی تشریح و توضیح پوری تفصیل سے کی ہے۔ مصنف نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ مشکل مقامات کو حل کریں تاکہ پڑھنے والے اس علمی تفسیر سے زیادہ سے زیادہ

فائدہ اٹھا سکیں۔

ملا سیالکوٹی نے زبان و بیان اور نقطہ کی باریکیوں کا ذکر کیا ہے۔ مشکل الفاظ اور مخصوص طرز ادا کی تشریح کی ہے۔ بلاشبہ اس میں وہ دوسرے شارحین پر بازی لے گئے ہیں۔ ان کی تشریحی عبارتیں زیادہ آسان ہیں جن سے پڑھنے والے کو بغیر کسی الجھن کے بات سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید کی سب سے صحیح واضح اور اچھی تفسیر خود نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے کی تھی۔ ان کے صحابہ کرام نے ان اقوال کو حفظ کر لیا تھا۔ اور موقع محل کے مطابق انہی اقوال کی روشنی میں عمل کرتے تھے ۔ قرآن کریم میں بہت سے ضروری مسائل کی طرف محض اشارے ملتے ہیں۔ ان اشاروں کو سمجھنے کے لئے ہمیں احادیث کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال سے آیات کی تشریح ہوتی ہے۔ انہیں تمام نامور مفسرین کی طرح قاضی صاحب بھی اپنی تفسیر میں احادیث نقل کرتے ہیں اور ان سے قرآنی آیات کی تفسیر زیادہ آسان ہو جاتی ہے صاحب حاشیہ نے ان احادیث کے علاوہ بھی کہیں کہیں اضافہ کرتے ہوئے مزید حدیثیں بھی شامل کی ہیں۔ قاضی البیضاوی نے بعض مقامات پر متعلقہ حدیث تو نقل کی ہے مگر اس کی تفصیل بیان نہیں کی ہے اور نہ ہی راوی کا نام لکھا ہے۔ ملا صاحب نے اس کمی کو پورا کیا ہے اور راوی کا نام لکھ دیا ہے انہیں جن روایتوں کی صحت پر شبہ ہے ان پر علمی انداز میں بھی بحث کی ہے۔

قاضی البیضاوی نے قرآن حکیم کی آیت وامنوا بماانزلت مصدقا" لما معکم "(۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں مذکور ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے دین کی اتباع کرتے۔ تفسیر البیضاوی میں اس حدیث کا کوئی حوالہ نہیں نقل کیا گیا ہے۔ صاحب حاشیہ نے پورا واقعہ نقل کر کے اس کے بعد نبی ﷺ کے الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

والذی نفس محمد بیدہ لوبدء لکم موسی فاتبعوہ و ترکتمونی لضللتم عن

سواء السبیل ولو کان حیا وادراک نبوتی لاتبعنی(۱۰)

اس عبارت کے بعد فاضل محشی نے لکھا ہے **رواہ الدارمی کذافی المشکوۃ** اسی طرح سے اور بہت سے مقامات پر احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ قاضی صاحب سے بعض مقامات کی تفسیر بیان کرنا باقی رہ گئی تھی۔ ملا عبدالحکیم ایسے مقامات پر **واعلم ان المصنف رحمۃ اللہ تعالی لم یفسر** لکھ کر خود اس کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔

یہ حاشیہ ان کی علمی قابلیت کے ساتھ مذہبی معلومات پر عبور اور قرآن فہمی کی روشن دلیل ہے۔

اس حاشیے کی وجہ سے انہیں بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ خلاص ے الاثر میں لکھا ہے کہ علمائے ہند کے درمیان جو مرتبہ ان کا تھا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوا اس کتاب میں ان کے حاشیے کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اسے دیکھا اور اس میں سے دقیق مباحث کا مطالعہ کیا ہے۔(۱۱)

البیضاوی پر جو شروح اور حواشی لکھے گئے ان میں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ البیضاوی سب سے زیادہ مقبول اور متداول ہے یہ صرف سورہ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کے بعض حصوں پر مشتمل ہے چونکہ قاضی بیضاوی نے اپنا علمی زور انھیں سورتوں میں دکھایا ہے۔ اسی لئے ملا سیالکوٹی نے ان سورتوں کو منتخب کیا اور انھیں سورتوں پر کافی حاشیہ بھی لکھا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے حاشیہ میں اپنے گہرے مطالعے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ جو ان کے تفوق علمی کی دلیل ہے۔

حں ان یکون شریعة الکل وارد وان یطلع علیه الا واحد بعد واحد۔ فقلت لهم ایها الخلان الدینیه والاخوان الروحانیه انی الست نارا فی بوادی هذا الکتاب اتیکم منها بقس لعلکم تصطلون۔ (۱۲)

اسی کتاب کی تعریف علامہ محی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

حاشیه علی تفسیر البیضاوی علی بعض سورة البقرة رایتها وطالعت فیها ابحاثا دقیقة(۱۳)

ملا عبدالحکیم کا حاشیہ بڑا پرمغز اور کثیر الفوائد ہے البیضاوی نے جن فنون کے سہارے یہ تفسیر مرتب کی تھی ملا سیالکوٹی نے ان تمام علوم و فنون پر مہارت حاصل کرنے کے بعد ان میں خود اضافہ کر کے یہ حاشیہ لکھا اور اس کی افادیت کو دو چند کر دیا۔ اس حاشیے کے بعض فوائد یہ ہیں۔

۱۔ قواعد صرف و نحو کی بحثیں کھول کر بیان کی گئی ہیں اور ان کی مشکلات حل کرکے انہیں سہل اور قابل فہم بنا دیا ہے۔

۲۔ نامانوس اور مشکل مفردات کی لغوی تشریحات مرتب کیں(۱۴) اور اس سلسلے میں اپنے دور کی مروجہ زبان فارسی سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۳۔ علامہ البیضاوی کی بعض عبارات مغلق اور دقیق ہیں جو باآسانی سمجھ میں نہیں آتیں۔ ملا سیالکوٹی نے ایسی عبارت کی بہت عمدہ تشریح کی ہے اور ان کی اس طرح وضاحت کی ہے کہ وہ عبارات عربی دان علماء باآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

۴۔ تفسیر میں مذکور احادیث کی تخریج کی ہے اور ان کی جرح و تعدیل کر کے اہل فن کی آراء کے

مطابق ان کا ضعف اور ثقاہت ثابت کی ہے۔

۵۔ قاضی بیضاوی نے شافعی نقطہ نظر کے مقابلے میں حنفی نقطہ نظر پیش کیا ہے اور اس کے دلائل بھی جمع کر دیئے ہیں اس طرح کتاب فقہ شافعی اور فقہ حنفی کی آراء کا مجموعہ بن گئی ہے

۶۔ تصوف کے نکات کی صوفیہ کے نقطہ نظر سے وضاحت کی ہے اور ملا سیالکوٹی نے اپنے حاشیہ کو تصوف کی چاشنی سے ہم آہنگ کردیا ہے

۷۔ کلامی بحثوں پر دقیق اور مفید اضافے کئے ہیں۔

۸۔ قاضی بیضاوی نے علوم قرآنیہ پر سیر حاصل بحث نہیں کی جبکہ علامہ سیالکوٹی نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔

۹۔ قاضی بیضاوی پر الزام ہے کہ وہ زمخشری کے خوشہ چین ہیں لیکن علامہ سیالکوٹی نے دونوں کا تقابل کر کے بیضاوی کی برتری کی نشاندھی کی ہے۔ حاجی خلیفہ (۱۵) نے اسی حاشیہ کے بارے میں لکھا ہے۔

وھی احسن الحواشی مقبولۃ عند العلماء

پروفیسر ڈاکٹر امین اللہ وثیر صاحب نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالہ میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے زمخشری کی تفسیر **الکشاف** کے حاشیہ کا بھی ذکر کیا ان کے الفاظ یوں ہیں:(۱۶)

The field on the commentary of the Holy quran the hashia of Mulla -al Hakim is glosses on zamkhshari's kashhaf of which a manuscript copy is presxrved in Rampur and which has not been published so far

جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ملا سیالکوٹی کا دائرہ علم اس قدر وسیع تھا کہ انہوں نے صرف تفسیر کے موضوع پر دو تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

ذیل میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے حاشیہ البیضاوی سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ اس کی حاشیہ کی افادیت اور اہمیت واضح ہو جائے۔

مصنف کا نام

یقول الضعیف المسکین عبدالحکیم بن شمس الدین لبصرہ اللہ بعیوب نفسہ وحصل یومہ خیرا من امسہ۔ (٠)

قاضی بیضاوی کا ذکر

ان التفسیر العتیق والبحر العمیق المسمی۔ بانوار التنزیل لامام الھمام قدوۃ العلماء الاسلام۔سلطان

المحققین- وبرهان المدققین القاضی ناصر الدین عبداللّٰہ البیضاوی قد استهتر العلماء بحل مشکلاته- واسهرا الا ذکیاء اهداقهم لفتحمغلقانه الانه لو جازة العبارات- واحتوائه علی الاشارات- حل عن ان یکون شریعة لکل وارد وان یطلع علیه الا واحد بعد واحد- فقلت لهم ایها الخلان الدینیه والا خوان الروحانیه انی الست نارا فی بوادی هذا الکتاب اتیکم منها بقبس لعلکم تصطلون فاستکشفوا منی بعض مظان بسعة فعرضت لهم ماورد فی قلبی عند درسه- من حل یفید برد قلوب الابصار-وزیارات وفعت الظفره لنها لذوی الاعتبار

انتساب

وبلغ اقاصی الامالی بالتوکل فی کل حال-خلیفه اللّٰہ فی الارضین-غیاث الاسلام والمسلین ذی الشوکه العزیز المؤید بجنودالالهه الاله ابوالمظفر شهاب الدین محمد شاه جهان بادشاه المتخلق بخلق الربانی-الملقب بصاحب القرآن الثانی-

مذکورہ بالا حقائق سے زیر نظر حاشیہ کے امتیازات کھل کر سامنے آجاتے ہیں- کہ یہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کی تصنیف ہے- قاضی ناصرالدین البیضاوی کی تفسیر کا حاشیہ ہے- اور اس میں بہت سے مسائل سے بحث کی گئی ہے اور اس حاشیے کا انتساب مشہور مغل فرمانروا شاہ جہان کی طرف کیا گیا ہے جن سے اس کتاب کے زمانہ تحریر کا بھی تعین ہوتا ہے-

ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کے حاشیة علی التفسیر للقاضی البیضاوی ' کو برصغیر کے تفسیری ادب میں ایک خاص مقام ہے کیونکہ اس حاشیہ کا شمار برصغیر کی ایسی عربی تحریروں میں ہوتا ہے جنھیں پورے عالم اسلام میں پذیرائی حاصل ہے- یہ حاشیہ اگرچہ درسی ضرورتوں کی تکمیل اور قاضی بیضاوی کی " انوارا التنزیل " کے ادق مباحث کو آسان زبان میں پیش کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا لیکن یہ قرآن حکیم کے عام قاری کے لیے بہت مفید ہے-

یہ حاشیہ قاضی بیضاوی کے صرفی' نحوی اور لسانی نکات کے مغلق پہلوؤں کو آسان بنا کر پیش کرتا ہے - قاضی بیضاوی کے مسلکی پہلوؤں کو حنفی آراء سے ہم آہنگ کرکے برصغیر کی فکر کے قریب تر لاتا ہے- اس طرح یہ حاشیہ ایک جانب قرآن فہمی کا عمدہ وسیلہ ہے تو دوسری جانب اسلامی ثقافت کی ترویج اور مسلمانوں میں اپنی ہم آہنگی کا نقیب ہے-

حوالہ جات

MUHAMMAD P.10 LAHORE SHAIKH AKBAR PUNJAB UNDER MUGHALAS ( )

ASHRAF 1968

۲- حدائق الحنفیہ ص ۴۱۴ ، **لکھنؤ** ، مطبع نول کشور ۱۳۰۰ھ

۳- رحمان علی ، مقالہ برائے ڈاکٹریٹ جناب ڈاکٹر امین اللہ وثیر ص ۳۹ رحمان علی

۴- تذکرہ علمائے ہند ص ۱۱۰ - ۱۱۱ **لکھنؤ** نول کشور ، ۱۹۱۴

۵- **مآثرالکرام** ص ۳۱۵

۶- زبید احمد عربی ادب میں برصغیر کی خدمات (ترجمہ مشاہد حسین رزاقی) ص ۳۴۰ اور ۳۷۰ ، لاہور ، ادارہ ثقافت اسلامیہ

۷- بروکلمان ذیل ج ۲- ص ۶۱۴

۸- آزاد بلگرامی **سبعة** المرجان فی آثار ہندوستان ص ۶۶ بمبئی ۱۹۱۳

۹- سورہ البقرہ آیت ۴۰

۱۰- سنن دارمی ص ۳۲۲ - اس جگہ فاضل حاشیہ نگار نے دارمی اور **مشکوۃ** المصابیح کا حوالہ تحریر کیا ہے ملاحظہ فرمائیے حاشیہ العلامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علی **تفسیرالبیضاوی** ص ۳۲۲

۱۱- **خلاصة الاثر** ج ۲ - ص ۳۱۸

۱۲- سیالکوتی ملا عبدالحکیم **حاشية البیضاوی** (سیالکوٹی) ص ۲ کوئٹہ

۱۳- **خلاصة الاثر** ج ۲ - ص ۳۱۸

۱۴- سیالکوتی ملا عبدالحکیم **حاشية البیضاوی** ص ۹

۱۵- حاجی خلیفہ **مصطفیٰ بن عبداللہ** کشف الظنون ج ۴ - ص ۲۲۵ استانبول کوئٹہ مرتبہ البعثہ

۱۶- ڈاکٹر امین اللہ وثیر صاحب ص ۹۰ (مقالہ برائے ڈاکٹریٹ)

۱۷- **حاشية البیضاوی** ص ۲

۱۸- **حاشية البیضاوی** (سیالکوٹی) ص ۱۲

۱۹- **حاشية البیضاوی** ص ۳

☆☆☆☆☆